معزز صحافی حضرات و خواتین

السلام علیکم،

ورکنگ ویمن ویلفئیر ٹرسٹ ملازمت پیشہ خواتین کو فکری رہنمائی اور فنی تربیت فراہم کرتے ہوئے ان کی شخصی اور پیشہ ورانہ تربیت میں اضافہ کرتا ہے۔ گزشتہ ایک دہائی میں ہم نے ملازمت پیشہ خواتین کے مسائل کے حل کے لیئے مؤثر اور ٹھوس موقف کے اظہار کے ساتھ مربوط جدوجہد بھی کی ہے۔ ان میں محفوظ ٹرانسپورٹ کی فراہمی، اوقاتِ کار میں اضافے کے خلاف نمائیندگی، قانون کے تحت دی گئی مراعات اور حقوق کی یقینی فراہمی کے علاوہ اداروں سے ملحقہ ڈے کیئر سینٹر کے قیام، جائے ملازمت پر محفوظ اور پر سکون حالاتِ کار، ٹرانسفر اور سینیارٹی کے طریقہ کار میں اصلاح، اہلیتِ عمر کی حد میں اضافہ، ہوم بیس ورکرز کی رجسٹریشن اور قانون سازی، فیکٹری ورکرز اور معاہداتی ملازمت کرنے والی ورکرز کے قواعد وضوابط میں اصلاح جیسے دیگر امور و معاملات بھی شامل ہیں۔ یہی نہیں اس کے ساتھ قدرتی آفات کے موقع پر متاثرینِ زلزلہ کی امداد کا معاملہ ہو یا متاثرینِ سیلاب کی آبادکاری یا حال ہی میں کرونا ریلیف ہوں ہر مرحلے پر ٹرسٹ کے پلیٹ فارم سے اس کی رضاکار خواتین نے شبانہ روز محنت کی ہے۔ امدادی سرگرمیوں کے ساتھ متاثرین کے کیمپوں اور خیمہ بستیوں میں ٹرسٹ کی جانب سے اسکل ڈیولپمنٹ اینڈ سپورٹ سینٹرز کے تحت متاثرہ خواتین کو تربیت اور روزگار فراہم کیا۔ دریں اثناء تخفیفِ غربت پروگرام کے تحت نہ صرف ولیج ایمبرائیڈری پروجیکٹ کے ذریعے کراچی، لاڑکانہ، شکارپور اور سکھر کے مضافات میں کچی بستیوں بلکہ ساتھ ہی ساتھ ووکیشنل ٹریننگ سینٹر سرجانی میں کم آمدنی والے گھرانوں کی لڑکیوں اور خواتین کو فنّی تعلیم کے زیور سے آراستہ بھی کیا جارہا ہے۔

ان سب کوششوں کے ساتھ آج" انٹرنیشنل رورل ویمن ڈے" کے موقع پر آپ سب کو مدعو کرنے کا مقصد انتہائی اہم عنوان پر آپ کے ذریعے اب تک کے تجربات و مشاہدات کی روشنی میں اپنی سفارشات و مطالبات کے ذریعے دیہی خواتین کے حق میں آواز بلند کرنا ہے

جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں کہ پاکستان ایک زرعی ملک ہے جس کی 70٪ آبادی زراعت پر انحصار کرتی ہے۔ مردوں کے ساتھ ساتھ خواتین بھی زرعی لیبر فورس کا حصہ ہیں۔ تازہ ترین اعداد و شمار کے مطابق اس وقت 67٪ سے زائد خواتین زراعت سے وابستہ ہیں۔ اس حوالے سے یہ المیہ کسی سے ڈھکا چھپا نہیں کہ آج اکیسویں صدی میں بھی ہماری زراعت اور اس سے وابستہ افرادی قوت بالعموم انتہائی پسماندہ ہے۔ یہ پسماندگی نا صرف یہ کہ پیداواری سہولیات کی فراہمی کے اعتبار سے ہے بلکہ مجرمانہ حد تک بنیادی انسانی حقوق وضروریات کی فراہمی کے حوالے سے بھی

ہے۔دیہی عورت کا مسئلہ یہ ہے کہ مویشیوں کی دیکھ بھال، پولٹری، کھیتوں پر کام، اینٹوں کی بھٹوں پر کام، روایتی کشیدہ کاری، روایتی مصنوعات، زرعی و دیگر کاموں کو انجام دینے کے باوجود وہ آج بھی غیر رسمی بلا معاوضہ لیبر فورس ہے۔

ہمارے دیہاتوں میں بنیادی طبی سہولیات کی عدم دستیابی، ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز میں موجود اسپتالوں کی بدتر حالت اور گنجائش سے زیادہ دباؤ، ٹرانسپورٹ کی سہولیات نہ ہونے کے سبب ان اسپتالوں تک بیمار کی رسائی، بنیادی صحت کے مراکز کا نہ ہونا یا غیر فعال ہونا، صحت کے اصولوں سے عدم واقفیت کے نتیجے میں موروثی یا دائمی مریضوں کی زندگی بدتر از موت ہے۔زراعت سے وابستہ خواتین کا غذا کی کمی کا شکار ہونا دوسرا بڑا المیہ ہے۔دور افتادہ گاؤں دیہات کی عورت کا مسئلہ سنگین ہے۔ایک ہی طرح کی غذا کا استعمال ان کو بہت ساری غذائیت سے محروم رکھتا ہے۔غذا کی کمی کا شکار خواتین انتہائی کسمپرسی کی حالت میں بچوں کو جنم دیتی ہیں۔بنیادی صحت کے مراکز موجود نہیں ہیں اور اگر ہیں تو فعال نہیں ہیں۔زچگی کی چھٹیوں کا کوئی تصور نہیں ہے۔ماسوا چند مثتثنیات کے بالعموم لڑکیوں کی تعلیم کے مواقع انتہائی محدود اور ناکافی ہیں۔خواتین کو جسمانی، ذہنی اور نفسیاتی ہر سطح پر خوفزدہ کرنا اور زیادتی کا نشانہ بنانا، مختلف روایات کی بناء پر زندگی تنگ کرنا یا زندگی سے محروم کرنا معمولات میں شامل ہے۔خواتین کے معاشی حقوق جس میں جائیداد کی ملکیت یا کاروبار یا کسی بھی طرح کی معاشی خود انحصاری کا تصور موجود نہیں ہے۔

اس سارے منظر نامے میں سندھ اسمبلی میں دسمبر 2019 میں سندھ ایگریکلچر ورکرز بل کی منظوری خوش آئیند قدم تھا۔آج انٹر نیشنل رورل ویمن ڈے کے موقع پر ہم ورکنگ ویمن ویلفیئر ٹرسٹ کی جانب سے دیہی خواتین کی نمائیندگی کرتے ہوئے مطالبہ کرتے ہیں کہ:

- سندھ ویمن ایگریکلچر ورکرز ایکٹ 2019 پر عمل درآمد کو یقینی بنانے کے لیئے اس کے مرحلہ وار نفاذ کے حوالے سے تفصیلات شائع کی جائیں۔
- دیہی آبادی میں عائلی حقوق و فرائض کا شعور پیدا کرنے کے لئے خاندان دوست سرگرمیاں مساجد مدرسہ اور بیٹھکوں میں منعقد کرانے کی حوصلہ افزائی کی جائے۔
- دیہاتوں میں موجود ہر طرح کی خواتین ورکرز کی رجسٹریشن کے عمل کو جلد از جلد مکمل کیا جائے۔
- قانون میں نشان زد کیئے گئے تمام عنوانات مثلاً اوقاتِ کار اور چھٹیوں کا تعین، میٹرنٹی لیوز، زچہ وبچہ کی دیکھ بھال اور غذائی ضروریات کی فراہمی، بنیادی طبی سہولیات کے مراکز تک رسائی وغیرہ کا حقیقی نفاذ ممکن بنایا جائے۔
- سہ پارٹی مصالحتی / ثالثی کونسل کا قیام باقاعدہ طور پر ہر گاؤں میں ممکن بنایا جائے۔جو اس قانون کے تقاضوں پر عمل درآمد کی رپورٹ بھی مرتب کرے
- دیہات میں زراعت یا کسی اور پیشہ سے منسلک خواتین ورکر کی کم سے کم اجرت مقرر کی جائے۔